

اسلامی زکاح کے خدوخال

مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

(بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)

شعبہ تحقیق و اشاعت

Jamia Islamia Masehul Uloom, Bangalore

K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149

H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001

Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149

فہرست اسلامی نکاح کے خدوخال

- 2 اسلامی معاشرہ میں نکاح
- 3 اسلام میں نکاح کا درجہ
- 5 نکاح ایک عبادت ہے
- 6 نکاح عبادت کیوں ہے؟
- 8 آج کل کے نکاح
- 9 عبادت کا طریقہ سنت پر ہونا ضروری ہے
- 10 نکاح کا اسلامی قانون و طریقہ
- 10 نکاح کا مقصد عفت ہونا چاہئے
- 11 عورت کا انتخاب دین کی بنیاد پر ہو
- 12 نکاح میں خرچ کم کرنا چاہئے
- 12 مہر زیادہ نہ باندھا جائے
- 13 ہمارے زمانے کے نکاحوں پر ایک نظر
- 14 جوڑا جہیز کے طالب پر رسول اللہ کی پھٹکار
- 16 لڑکی والوں کا ناجائز مطالبہ
- 17 لڑکے اور لڑکی کے انتخاب کا ذلیل معیار
- 19 دیندار رشتہ آنے پر نکاح نہ کرنا فساد کا باعث ہے
- 20 نکاحوں میں اسراف و فضول خرچی اور ناجائز امور
- 20 موجودہ دور کے نکاحوں میں شرکت کا حکم

اسلامی نکاح کے خد و خال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلامی نکاح کے خدو خال

عصر حاضر میں ”نکاح“ کو جس حد تک پیچیدہ اور مشکل بنا دیا گیا ہے اور اس کی بنا پر جو معاشرتی و سماجی خرابیاں، اخلاقی روحانی بیماریاں اور معاشی و اقتصادی پریشانیوں، رونما ہو رہی ہیں اور پورے سماج اور معاشرے کو ہلاکت و تباہی کے غار میں ڈھکیل رہی ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس پیچیدگی اور مشکل کا جب تک صحیح حل نہ نکالا جائے گا۔ معاشرہ کی صلاح و فلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نکاح معاشرہ کی بنیاد اور تعمیر کی پہلی اینٹ ہے اور جب تک یہ صحیح اور مضبوط نہ ہوگی اس وقت تک معاشرے کی عمارت نہ صحیح رخ پر قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی مضبوط و مستحکم ہو سکتی ہے۔

اور میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس بات کا پورا یقین رکھتا ہوں اور واقعہ بھی اس کی پوری طرح تصدیق و توثیق کرتا ہے کہ نکاح کے مسئلہ کا صحیح حل صرف اور صرف اسلامی تعلیمات اور نبوی ہدایات کی پیروی میں منحصر ہے، ان کے سوا کوئی اور چیز اس بنیاد کو نہ صحت بخش سکتی ہے اور نہ مضبوطی و استحکام عطا کر سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے نکاح کے مسئلہ پر جس صراحت و وضاحت اور حقیقت بینی و واقعیت پسندی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، دنیا کے کسی دستور اخلاق و صحیفہ قانون نے نہیں ڈالی ہے، مگر افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نے نکاح کے سلسلے میں اسلامی و نبوی تعلیمات و ہدایات کو سراسر لغو و فضول سمجھ کر نظر انداز کر رکھا ہے اور ان کے مقابلے میں من گھڑت رسومات اور معاشرے میں پھیلائی ہوئی لایعنی بدعات اور مجرمانہ خرافات در خرافات کو اختیار کر رکھا ہے اور ان کو ہر فرض سے بڑا فرض اور ہر فضیلت سے بڑی فضیلت خیال کر رکھا ہے۔ حسن معاشرت کی جو تعلیم اسلام

نے پیش کی ہے اس میں نکاح کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کا صحیح طریقہ زوجین کے انتخاب کا طریقہ اور زوجین کی ازدواجی زندگی کے اصول و آداب بھی بیان کیے گئے ہیں۔ یہاں چند اہم امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

✽ اسلام میں نکاح کا درجہ:

دنیا کے مختلف قوانین اور مذاہب نے نکاح کے بارے میں جو تصورات و نظریے قائم کر رکھے ہیں، ان سب کے برخلاف اسلام میں اس کا تصور نہایت لطیف اور اس کا درجہ اور مقام نہایت بلند ہے۔ اسلام نکاح کو محض جنسی لذت کا ذریعہ یا حصول مال و دولت کا وسیلہ یا جاہ و عزت کے پانے کا طریقہ قرار نہیں دیتا۔ بلکہ وہ نکاح کو عفت و عصمت اور پاکدامنی کا ذریعہ اور سماج میں محبت و مودت اور تمدن میں اخلاقی قدریں پیدا کرنے کا وسیلہ قرار دیتا ہے، اس سلسلے میں بہت سی آیات و احادیث پیش کی جاسکتی ہیں، مگر اختصار کے پیش نظر چند پرکتفا کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے انسان کی تخلیق اور پھر اس کی ازدواجی زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: 1]

(اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار (آدم) سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا (حواء) کو پیدا کیا، پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں، اور تم خدا سے ڈرو جس کے نام سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور رشتہ داری (کے حقوق ضائع کرنے سے) ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے)

اس میں انسان کے جوڑے بنانے کا ذکر اور پھر ان سے بہت سے مرد

وعورتوں کے پھیلانے جانے کا تذکرہ کے بعد ”ارحام“ یعنی قرابت داریوں کے حقوق کو ضائع کرنے سے ڈرایا گیا ہے، جو اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ نکاح معاشرے میں اخلاقی قدروں کے پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

ایک جگہ قرآن نے نکاح کے مقاصد و ثمرات کا تذکرہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں کے ضمن میں اس طرح کیا ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُتَفَكَّرُونَ﴾ [الروم: ۲۱]

(اللہ کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہی میں سے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور اس نے تم میں محبت اور رحمت پیدا فرمائی۔ بلاشبہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا مقصد تسکین و راحت بتانے کے بعد نکاح کا ثمرہ یہ بیان کیا ہے کہ رحمت و محبت پیدا ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ:

”اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اس کو نکاح کر لینا چاہئے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو پست رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح عفت و عصمت اور پاکدامنی کا وسیلہ و ذریعہ ہے۔ الغرض اسلام نے نکاح کو جس نظر سے دیکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ ایک بلند ترین اور پاکیزہ عمل ہے جو انسان کو بے راہ روی اور اخلاقی و روحانی گندگی سے

بچاتا ہے، اسی لیے اس کو علماء نے عبادت کا ہم پلہ قرار دیا ہے۔ علامہ ابن نجیم المصری نے ”الاشیاء والنظار“ میں لکھا ہے:

”ہمارے لیے کوئی اور عبادت سوائے نکاح اور ایمان کے ایسی نہیں ہے جو حضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک برابر مشروع ہو اور جنت میں بھی باقی رہے۔ (۱) اس میں علامہ موصوف نے نکاح کو عبادت قرار دیا ہے اور ایمان کے ساتھ اس کو جوڑ کر اس کا بلند درجہ بھی ظاہر کر دیا ہے اور اس میں کوئی حیرت و تعجب کی بات نہیں ہے، کیونکہ جب نکاح عفت و عصمت کا ذریعہ اور محبت و رحمت کا سبب اور اخلاقی قدروں کے قائم ہونے کا وسیلہ ہے تو ضرور یہ عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔

✦ نکاح ایک عبادت ہے

نکاح کا عبادت ہونا ان احادیث و آثار سے بھی صاف مفہوم ہوتا ہے۔ ان پر غور فرمائیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے، اب اس کو چاہئے کہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ (۲) اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کو تکمیل دین کا ذریعہ قرار دیا ہے اور تکمیل دین بہت بڑی عبادت ہے تو جو اس کا ذریعہ ہو وہ کیونکر عبادت کے درجے میں نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ نکاح عبادت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”لا یتیم نسک الناسک حتی یتزوج“ (۳)

(عبادت کرنے والے کی عبادت مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ شادی کر لے)

حضرت طاؤس جو مشہور تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ”لایتم نسک

الشباب حتی یتزوج (۱)

(یعنی جوان کی عبادت مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شادی نہ کر لے۔)

ان اقوال سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح تکمیل عبادت کا ذریعہ ہے اور جو

ذریعہ عبادت ہو وہ خود بھی عبادت کے درجے میں ہوتا ہے۔

✽ نکاح عبادت کیوں ہے؟

مگر یہاں یہ بات ذہن میں ہونا ضروری ہے کہ اس نکاح سے وہ نکاح مراد ہے جس کا مقصد عفت و عصمت ہو، محض جنسی لذت کی تحصیل یا کسی اور غرض سے نکاح کرنے کی قطعاً یہ فضیلت اور اس کا یہ درجہ نہیں ہے۔ اسی لیے ایک حدیث میں اس نکاح کو تکمیل ایمان کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ چنانچہ امام احمد نے معاذ بن انس سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ ”من انکح للہ فقد استکمل ایمانہ“ جس نے اللہ کے لیے نکاح کیا اس کا ایمان کامل ہو گیا۔ (۲)

ایک اور حدیث سے اس پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عکاف بن بشر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تمہاری بیوی ہے؟ عرض کیا کہ نہیں، فرمایا کہ لونڈی بھی نہیں ہے؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ خیریت سے تم صاحب حیثیت بھی ہو؟ عرض کیا جی ہاں میں صاحب حیثیت بھی ہوں، فرمایا کہ پھر تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو، اگر تم عیسائیوں میں سے ہوتے تو ان کے پادری بنائے جاتے، دیکھو ہماری سنت نکاح ہے تم میں سب سے زیادہ بدتر وہ ہیں جو بے نکاحی ہیں اور تمہارے مرنے والوں میں بھی سب سے بدتر بے نکاحی ہیں، کیا تم شیطان کو موقع دیتے ہو؟ اس کا بہترین ہتھیار جو نیک لوگوں میں بھی

(۱) سنن سعید قسم اول: ۱۲۳۳ (۲) تخریج الاحیاء للعلما: ۲۲۲

کارگر ہوتا ہے وہ عورتیں ہی ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو نکاح کرنے والے ہیں، یہ لوگ پاک و صاف ہیں۔ (۱)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا مقصد اس نکاح کی ترغیب دینا ہے جو عفت و عصمت کا ضامن ہو اور اسی مقصد سے کیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ نے اس حدیث میں نکاح نہ کرنے پر اتنی سختی کرنے کی یہی وجہ بتائی ہے کہ بے نکاحی لوگ عام طور پر شیطان کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ شیطان عورتوں کو اپنا ہتھیار بنا کر لوگوں کو بہکا لیتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ تم کو پسند آجائے تو تم کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے صحبت کر لو، کیونکہ اس سے وہ بات دل سے نکل جائے گی۔ (۲)

ایک روایت میں یہ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نظر عورت پر پڑ جائے تو وہ اپنی بیوی سے مل لے، کیونکہ اس (غیر عورت) کے پاس وہی ہے جو (اپنی بیوی کے) پاس ہے۔ (۳)

ان احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام محض جنسی لذت کی تحصیل کے لیے نہیں، بلکہ عفت و عصمت اور پاکدامنی کے لیے نکاح کو اہمیت دیتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی ہوں اور مجھے اچھی طرح معلوم ہو کہ ان دنوں میں سے آخری دن بھی میری موت ہے اور مجھے ان دنوں میں نکاح کی ضرورت ہو تو فتنہ کے اندیشہ سے میں ضرور نکاح کر لوں گا۔“ (۴)

اس میں ابن مسعود نے وضاحت کی ہے کہ وہ نکاح کو اتنا اہم سمجھتے ہیں کہ

(۱) مسند احمد: ۲۱۶/۱ (۲) مسلم: ۴۵۰/۱ (۳) ترمذی: ۱۰۷۸ (۴) سنن سعید: ۱۲۲/۲

مرنے کے قریب بھی ضرورت پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہتے، اس لیے کہ اس کے بغیر فتنہ کا اندیشہ ہے، یعنی حرام میں ابتلا کا خوف و اندیشہ ہے۔

الغرض اسلام نے نکاح کو عبادت کا ہم پلہ قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ایمان و دین اور عبادت تکمیل پاتے ہیں اور آدمی عقیف و پاکباز رہتا ہے۔
 ✨ آج کل کے نکاح:

اوپر کی تمام تر تفصیلات و توضیحات کا خلاصہ دو باتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ اسلام میں نکاح عبادت کا ہم پلہ عمل ہے۔ دوسرے یہ کہ عبادت ہونا اس وجہ سے ہے کہ اس سے عفت اور عصمت حاصل ہوتی ہے، جو ایمان اور عبادت کے کامل ہونے کا ذریعہ اور سبب ہے، ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا اپنے ماحول و معاشرے پر بھی ایک نظر ڈالیے اور دیکھئے کہ آج کل کے نکاحوں اور اس نکاح میں کیا فرق ہے، جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے اور اس کو عبادت کا ہم رتبہ قرار دیتا ہے۔

ذرا سے غور و فکر سے ہم بلا کسی تردد و تذبذب کے کہہ سکتے ہیں کہ آج کل کے اکثر نکاح اس کسوٹی پر نہیں اترتے۔ آج لوگ مال و دولت کی خاطر، عزت و جاہ کے لیے اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کی غرض سے نکاح کرتے ہیں۔ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہوتا کہ نکاح جس کے رچانے کے لیے اتنی دھوم مچائی جا رہی ہے، اس کا عظیم ترین مقصد اسلام کی نظر میں نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کا تحفظ ہے، عفت و عصمت کی ملکوتی صفات پیدا کرنا ہے۔ ایمان میں جلا، عبادت میں کمال اور اخلاق میں پاکیزگی کی تحصیل ہے اور جب یہ تصور نہیں تو نکاح کے عبادت ہونے کا خیال کہاں سے آئے گا؟ لہذا نکاح کو دنیوی ہنگاموں میں سے ایک ہنگامہ اور اپنے نفسانی جذبات و خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک کارروائی سمجھتے ہیں، پھر اسی بنا پر نکاح کی انجام دہی میں اپنے آپ کو مختار کل خیال کر کے شریعت سے بالکل آزاد ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ

اس کو دین و شریعت سے متعلق ہی نہیں مانتے، حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے جیسا کہ واضح ہو چکا۔

✽ عبادت کا طریقہ سنت پر ہونا ضروری ہے:

یہاں میں خاص طور پر اس طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ نکاح جب عبادت ہے تو اس کا طریقہ نبوی کے مطابق ہونا لازم و ضروری ہے۔ کیونکہ عبادت کی سرانجام دہی میں ہمیں اسکا پابند کیا گیا ہے کہ ہم اسوہ رسول و طریقہ نبی کی پابندی کریں۔ اسی کو اس مشہور حدیث میں بیان کیا گیا ہے ”من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد“ (۱)

(کہ جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے) اور جب اوپر یہ ثابت ہو گیا کہ نکاح دینی کام اور عبادت ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں بھی کوئی نئی بات اپنی طرف سے داخل کرنا مردود ہوگا، بلکہ یہ ضروری ہے کہ ہم طریقہ نبوی کے مطابق اس کام کو انجام دیں۔

نماز کتنی بڑی عبادت ہے اگر اس کو کوئی من مانے طریقہ پر ادا کرے تو کیا ادا ہو جائے گی؟ روزہ اپنے طریقہ پر رکھنے سے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس میں پورے طور پر سنت نبوی کی اتباع لازم ہے۔ اسی طرح نکاح بھی ایک عبادت ہونے کی وجہ سے من مانے طریقہ پر کرنے کی اجازت نہ ہوگی، بلکہ سنت نبوی و طریقہ اسلامی کی پابندی لازم و ضروری ہوگی۔

مگر افسوس کہ آج نکاح کو بالکل شریعت کی تعلیم اور نبوی ہدایات کے خلاف انجام دیا جا رہا ہے جس سے وہ عبادت کے دائرہ سے نکل کر بدعت کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر نماز میں کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے

پڑھے تو خلاف سنت ہونے کی بنا پر وہ عبادت کے دائرہ سے نکل کر بدعت کے دائرہ میں آجاتا ہے جیسا کہ ایک صحابی نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔ (۱)

✽ نکاح کا اسلامی قانون و طریقہ:

اس موقع پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ نکاح کا اسلامی قانون و طریقہ کیا ہے جس سے یہ عمل عبادت کا ہم پلہ وہم رتبہ بن جاتا ہے اور اس کی خلاف ورزی سے وہ دائرہ عبادت سے خارج ہو جاتا ہے۔ تاکہ ہمیں یہ فیصلہ کرنا آسان ہو کہ ہمارے آج کل کے نکاح کیا شریعت کے قائم کردہ حدود میں ایک عبادت کہلانے کے مستحق ہیں، یا ان سے خارج ہو کر ایک من گھڑت رسم کہے جانے کے لائق ہیں۔ مگر واضح ہو کہ یہاں اس سلسلے کی تمام تفصیلات پیش کرنا مقصود نہیں ہے، بلکہ صرف چند امور کو پیش کرنا مدنظر ہے، جن کا اصلاح معاشرہ کے لیے ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

✽ نکاح کا مقصد عفت ہونا چاہئے:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نکاح کرنے کا مقصد عفت و عصمت ہونا چاہئے نہ کہ مال و دولت یا عزت و منزلت۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسی شخص سے برکت و رحمت کا وعدہ فرمایا ہے جو مذکورہ مقصد کے لیے نکاح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ”من تزوج امرأة لم يرد بها الا ان يغض بصره ويحصن فرجه او يصل رحمه بارك الله له فيها وبارك لها فيه“۔ (۲)

(جو شخص کسی عورت سے صرف اس غرض سے نکاح کرتا ہے کہ اس کی آنکھ نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے اور صلہ رحمی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس مرد کے حق میں عورت کو اور اس عورت کے حق میں مرد کو مبارک بنا دے گا)

یہ پوری روایت آگے آرہی ہے، یہاں صرف ایک حصہ نقل کیا گیا ہے۔ اس

سے معلوم ہوا کہ نکاح کا مقصد عفت و عصمت، احسان و پاکدامنی اور صلہ رحمی ہونا چاہئے یہی اسلامی نکاح ہے، جس کو عبادت کا ہم رتبہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

✽ عورت کا انتخاب دین کی بنیاد پر ہو:

دوسری بات یہ ہے کہ عورت کا انتخاب حسب و نسب، مال و زراور حسن و جمال کی بنا پر نہیں، بلکہ دین کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔ مثلاً:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، اس کے نسب، اس کے جمال اور اس کے دین کی وجہ سے، تو دین والی کو اختیار کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”عورت سے اس کے حسن کی بنا پر نکاح نہ کرو کہ ممکن ہے کہ اس کا حسن اس کو ہلاک کر دے اور اس کے مال کے لیے بھی اس سے نکاح نہ کرو، کہیں اس کا مال اس کو سرکشی پر نہ ابھاردے اور اس کے دین کی بنا پر اس سے نکاح کرو، پس ایک دیندار کالی کلونی باندی بے دین حسین و جمیل عورت سے بہتر ہے۔ (۲)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا انتخاب مال و دولت، حسب و نسب، حسن و جمال کی بنیاد پر نہیں، بلکہ دین و دیانت، تقویٰ و پرہیزگاری، ایمان و اسلام، اعمال و اخلاق کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور یہ حکم جس طرح مردوں کو ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی ہے کہ وہ اپنے لیے دیندار شوہر پسند کریں۔ اسی طرح مرد و عورت کے ذمہ دار و سرپرستوں کو بھی اس کا حکم ہے کہ وہ اپنے لڑکے یا لڑکی کے لیے دیندار بیوی یا شوہر کا انتخاب کریں۔

(۱) مشکوٰۃ: ۲۶۷ (۲) سنن سعید: ۱۲۵/۳

✽ نکاح میں خرچ کم کرنا چاہئے:

تیسری بات یہ ہے کہ نکاح میں خرچ کم سے کم کرنا چاہئے، ایسے نکاح کو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ان أعظم النکاح برکة أيسره مؤنة.“ (۱)

”یعنی زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے کہ جس کا خرچ کم سے کم اور ہلکا ہو“
معلوم ہوا کہ اسلامی نکاح وہ ہے کہ جس میں اخراجات کم سے کم ہوں، نہایت سادگی سے انجام دیا جائے اور جو نکاح ایسا نہ ہو اس میں برکت نہ ہوگی۔

✽ مہر زیادہ نہ باندھا جائے:

چوتھی بات یہ ہے کہ مہر میں بہت غلو نہ کیا جائے، بلکہ اپنی حیثیت کے مطابق قابل ادا مہر مقرر کیا جائے، محض تفاخر کے لیے لمبے چوڑے مہر کارجرٹر میں لکھ دینا یہ کوئی اسلامی بات نہ ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ ”خیر الصداق أيسره“ کہ بہترین مہر وہ ہے جو ہلکا اور آسان ہو۔ (۲)

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت کی سعادت و برکت اس میں ہے کہ اس کا مہر اور نکاح آسان ہو اور وہ صاحب اولاد ہو۔ (۳)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! تم مہر زیادہ نہ باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں بھلائی کی یا آخرت میں (ایک روایت میں اللہ کے پاس) تقویٰ کی ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ مستحق رسول اللہ ﷺ ہوتے، حالانکہ آپ نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا ہے۔ (۴)

(۱) مشکوٰۃ: ۲۶۸ (۲) بلوغ المرام: ۷۸ (۳) جمع الفوائد: ۲۱۹/۱ (۴) سنن سعید: ۱۵۲/۳

✽ ہمارے زمانے کے نکاحوں پر ایک نظر:

ان حقائق کے بعد ہمارے زمانے کے نکاحوں پر ایک نظر ڈال کر دیکھئے کہ کیا وہ اپنی تعلیمات و ہدایات کے مطابق سرانجام دیئے جاتے ہیں یا ان سے ہٹ کر من مانی طریقوں پر کیے جاتے ہیں؟

کیا عفت و عصمت کے لیے نکاح کیے جا رہے ہیں؟ کیا دینداری اور امانت داری، خلوص و تقویٰ، ایمان و اسلام کی بنیاد پر عورت و مرد کا انتخاب کیا جاتا ہے؟ نکاح کو سادگی و بے تکلفی سے اور آسان و سہل طریقے پر کیا جاتا ہے؟ مہر ہلکا اور ایسا کہ قابل ادا ہو باندھا جاتا ہے؟

اکثر و بیشتر نکاحوں کے بارے میں ان سوالوں کا جواب نفی میں ہی دینا ہوگا، پھر اس پر بس نہیں، بلکہ ان کے ساتھ مزید ہزاروں خرافات و رسومات کو ٹھونس رکھا ہے، بلکہ صریح حرام و ناجائز باتوں کو بھی اس سے جوڑا گیا ہے۔ بتائیے اس قسم کے نکاح کو رسول اللہ ﷺ کی سنت اسلامی عبادت قرار دینا صریح تحریف نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ میں پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نماز کے نام کچھ خلاف شرع کام انجام دے اور کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اسلامی عبادت انجام دی ہے تو کیا محض اس کے اس کام کو عبادت اور نماز کہہ دینے سے وہ کام عبادت و سنت کہلانے اور نماز کے لقب پانے کا مستحق ہو جائے گا؟

ہرگز نہیں، بلکہ اس کی اس بات کو ہر آدمی نماز کی توہین اور سنت رسول کی گستاخی قرار دے گا، مگر عجیب بات ہے کہ آج پورا معاشرہ اسی قسم کی غلطی و گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہے، مگر کسی کو اس کا احساس نہیں۔ خطبہ نکاح کے ساتھ من مانی رسومات و خرافات اور حرام و ناجائز کاموں کو سرانجام دے کر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سنت رسول اللہ کو پورا کیا ہے اور ایک عبادت انجام دی ہے۔ بتائیے یہ گستاخی نہیں

تو اور کیا ہے؟ یہ نکاح کی توہین نہیں تو اور کیا ہے۔

✽ جوڑا جہیز کے طالب پر رسول اللہ کی پھٹکار:

میں یہاں نکاح میں ہونے والے تمام خرافات پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ صرف چند باتوں پر توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ان میں سے ایک جوڑے جہیز کے مطالبہ کا مسئلہ ہے اور آپ نے وہ حدیث پڑھی ہے جس میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے بتایا کہ نکاح کا مقصد عفت و عصمت اور پاکدامنی ہونا چاہئے اور اس مقصد سے کیا جانے والا نکاح بابرکت ہوتا ہے۔ مگر اب ہو کیا رہا ہے؟ ہو یہ رہا ہے کہ لوگ مال دولت سے اپنی حرص و لالچ کے پیٹ کو بھرنے کے لیے نکاح کرتے ہیں، مگر اس سے بھی ان کا یہ پیٹ بھرتا نہیں، بلکہ حرص و لالچ کی آگ اور بھڑک جاتی ہے اور کبھی کبھی کیا بلکہ بہت دفعہ یہ آگ بہت سی معصوم لڑکیوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ مگر اس پر بھی اس حریص و لالچی کو قرار نہیں آ پاتا، بلکہ وہ دوسرے شکار کے لیے بے چین ہو کر تلاش شروع کر دیتا ہے۔ اللہ کے نبی نے سچ فرمایا: ”اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے کی تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو سوائے (قبر کی) مٹی کے کوئی چیز نہیں بھرتی“ (۱)

مگر ان لوگوں کو جو نکاح سے مال دولت یا عزت و ناموس یا کسی اور چیز کے طالب ہوتے ہیں، معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے دین و دنیا بربادی و ہلاکت میں پڑے ہوتے ہیں، یہ جوڑے اور جہیز کے لیے شادی کرنے والے ذرا ہوش سے اور گوش ہوش سے اللہ کے نبی صادق و صدوق ﷺ کا ارشاد سن لیں، آپ فرماتے ہیں:

”من تزوج امرأة لعزها لم يزد الله الا ذلا ومن تزوجها لمالهالم

يزده الله الافقرا، ومن تزوجها لحسبها لم يزد الله الادناءة، ومن تزوج امرأة لم يرد بها الا ان يغض بصره ويحصن فرجه او يصل رحمه بارك الله له فيها وبارك لها فيه. (۱)

(جو کسی عورت سے اس کی (دنیوی) عزت و حیثیت کی وجہ سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت ہی میں اضافہ کرے گا، اور جو اس کے مال کے سبب سے شادی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فقر و افلاس ہی میں اضافہ کرے گا، اور جو اس کے حسب و نسب کے سبب سے نکاح کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو اور پست کرے گا، اور جو کسی عورت سے صرف اس لیے نکاح کرتا ہے کہ اس کی آنکھ نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے اور صلہ رحمی کرے، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (مرد و عورت کو) ایک دوسرے کے لیے مبارک بنائے گا)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے حق میں بددعا کی ہے یا اطلاع و خبر دی ہے، جو نکاح مال و دولت یا جاہ و عزت کے لیے رچاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور زیادہ فقر و افلاس میں مبتلا کرے گا اور ذلت و پستی سے ہمکنار کرے گا۔ فقر و افلاس میں مبتلا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے لیے اس مال میں برکت نہ دی جائے گی، بلکہ مال و دولت ہوتے ہوئے بھی یہ فقیر ہی رہیں گے۔

اس حدیث میں جوڑے اور جہیز کے مطالبہ کرنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور غور و فکر کرنا چاہئے کہ وہ دنیا کی فانی و بے حقیقت مال و دولت کے لیے اپنے آپ کو کس قدر ذلیل و رسوا کر رہے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں بھی اور اس سے بڑھ کر اللہ و رسول کی نظر میں بھی۔ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب کا یہ قطعہ اس جگہ ضرور یاد رکھئے۔

لطف دنیا کے ہیں کئی دن کے لیے
کھونہ جنت کے مزے ان کے لیے
یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیئے تنکے کے لیے

الغرض اسلامی نکاح کا سب سے بڑا جواز تیار ہے وہ اس نیک مقصد کے تحت ہونا ہے اور جب یہ نہیں تو وہ اسلامی نکاح کہاں سے ہو اور کیوں کر ہو؟ اور مال و دولت کی تحصیل جیسے ذلیل مقصد کے لیے کئے جانے والے نکاح میں وہ برکات و ثمرات کہاں اور کیسے جو اسلامی نکاح کے بیان کیے گئے ہیں؟ اور ایسے نکاح کو سنت رسول اور اسلامی عبادت کے پر شکوہ و پروقار الفاظ سے یاد کرنا کس طرح روا اور جائز ہو سکتا ہے؟

﴿ لڑکی والوں کا ناجائز مطالبہ: ﴾

یہاں ایک اور بات پر متنبہ کرنا بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آج کل جس طرح لڑکے کی طرف سے لڑکی والوں سے جوڑے اور جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکی والوں کی جانب سے بھی زیورات اور کپڑوں وغیرہ کا مطالبہ لڑکے سے کیا جاتا ہے، یہ بھی ناجائز اور حرام ہے اور فقہی مستندات میں اس کو صاف طور پر رشوت قرار دیا گیا ہے۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

”لوابی ان یزوجھا فللزواج الاسترداد قائما اوھا لکالانہ رشوة“
یعنی لڑکی کے ذمہ دار نے بغیر کچھ لیے نکاح کرنے سے انکار کر دیا تو مرد کو وہ چیز (خواہ باقی رہے یا نہ رہے) لوٹا لینے کا حق ہے، کیونکہ وہ رشوت ہے۔ (۱)

علامہ ابن کیم مصریؒ نے بھی اس کو صاف طور پر رشوت قرار دیا ہے۔ (۱)
عام طور پر لڑکی والے بہت معصوم بن جاتے ہیں اور سارا الزام لڑکے والوں پر
ڈالتے ہیں، حالانکہ خود بھی لڑکے سے بہت سی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ بھی
ناجائز ہے۔

ممکن ہے کوئی صاحب ارشاد فرمائیں کہ لڑکے والوں سے لے کر لڑکی ہی
کو تو دیا جاتا ہے ہم تو نہیں لیتے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا،
رشوت لے کر آپ خود دکھا جائیں یا کسی کو دیدیں، اپنوں کو دیں یا غیروں کو دیں،
رشوت تو بہر حال رشوت ہے۔

الغرض یہ مطالبہ خواہ لڑکے والوں کی طرف سے ہو یا لڑکی والوں کی جانب
سے بہر صورت ناجائز ہے اور اس حدیث کی وعید کا مستحق بنا دیتا ہے جس کا اوپر تذکرہ
کیا گیا ہے۔

✽ لڑکے اور لڑکی کے انتخاب کا ذلیل معیار:

اوپر نکاح کے مقصد پر کلام تھا۔ اب لیجئے دوسری بات کہ اسلام نے لڑکے
یا لڑکی کے انتخاب کے لیے دین کو معیار قرار دیا ہے اور حسب و نسب، مال و دولت
اور حسن و جمال کو معیار انتخاب بنانے سے سختی سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ اوپر احادیث
سے ثابت ہو چکا ہے۔

مگر ہماری شامت دیکھئے کہ آج ہم کسی چیز کو معیار انتخاب بنانے کے لیے
تیار نہیں ہیں تو وہ صرف اور صرف دین ہے۔ ایسے واقعات سننے میں آئے ہیں، بلکہ
بعض دفعہ دیکھنے کا بھی موقع ہوا ہے کہ جس کے بارے میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ
دیندار ہے، لوگ اس کو لڑکی دینے تیار نہیں ہوتے۔ خود بعض حضرات نے مجھ سے

بیان کیا کہ ہمارے پاس مال و دولت سب کچھ ہے اور ساتھ میں ہم لوگ دیندار بھی کہلاتے ہیں کہ داڑھی رکھی ہے، نماز پڑھتے ہیں اور معاملات میں حرام و حلال کا خیال کرتے ہیں، اس کی وجہ سے کوئی ہمیں لڑکی دینے پر تیار نہیں ہوتا۔

تقریباً دو سال پہلے میں اپنے گھر میں تھا کہ مجھے اطلاع دی گئی کہ بعض حضرات ملنا چاہتے ہیں، میں نے مدرسہ میں بیٹھنے کے لیے کہا اور پہنچا، دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں ان میں ایک نوجوان داڑھی رکھے ہوئے ہے، ان حضرات نے بتایا کہ اس نوجوان کی شادی کا مرحلہ ہے، یہ کافی مالدار ہے، مگر برا یہ ہوا کہ ساتھ ساتھ دیندار بھی ہے، اب ایک جگہ رشتہ طے ہونے والا ہے، صرف ایک بات سے معاملہ اٹکا ہوا ہے وہ یہ کہ لڑکی اور لڑکے والوں کا مطالبہ ہے کہ لڑکا داڑھی نکال دے، ورنہ وہ لڑکی دینے تیار نہیں ہیں۔ ان حضرات نے سوال کیا کہ کیا نکاح کے لیے داڑھی نکال دی جائے؟ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کو یہ لڑکی نہ ملی تو دوسری مل جائے گی، مگر اس خدا کو جس کو ہم مانتے ہیں ٹھکرا کر کسی اور خدا کو ہم پانہیں سکتے ہیں آپ ایسی جگہ کو خود ٹھکرا دیں جو اللہ کے رسول کی سنت اور دینی واجب کو نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں۔

یہاں اس بحث میں نہیں جانا ہے کہ داڑھی واجب ہے یا سنت؟ یا کیا؟ بتانا صرف یہ ہے کہ لوگوں کو دین سے کس قدر بے زاری ہے کہ وہ انتخاب کا معیار دین کو بنا قطعاً پسند نہیں کرتے۔ اس کے برخلاف مال دولت اور حسن و جمال کو معیار خیال کرتے ہیں اور اسی پر معاملات طے کرتے ہیں، بلکہ اس میں بھی سب سے ذلیل مقصد مال دولت کو مقدم رکھتے ہیں اور پھر بھی اپنے نکاحوں کو سنت رسول اور اسلامی عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے؟

✽ دینداررشتہ آنے پر نکاح نہ کرنا فساد کا باعث ہے:

معلوم ہونا چاہئے کہ دینداررشتہ آنے کے بعد نکاح نہ کرنا اور مال و دولت یا حسن و جمال کا انتظار کرنا، اسلام کی نظر میں سخت ناپسندیدہ بات ہے، بلکہ حدیث میں اس کو فساد کا سبب و باعث بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

اذا خطب اليكم من ترضون دينه و خلقه فزوجه ان لا تفعلوه
تكن فتنة في الارض وفساد عريض۔ (۱)

(جب تمہارے پاس ایسے لوگ (نکاح کا) پیغام بھیجیں جن کا دین و اخلاق پسندیدہ ہو تو ان سے نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا) اس حدیث کے مطابق نکاح نہ کرنے پر اور مال و دولت کے انتظار میں تاخیر کرنے پر جو فساد اور فتنہ مچا ہوا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ کہیں ناجائز تعلقات پل رہے ہیں اور کہیں ناجائز اولاد پل رہی ہیں اور کہیں ناجائز اولاد کو خود حرام کا ارتکاب کرنے والے گلابا کر مار رہے ہیں، اور کہیں اس کو پھینک رہے ہیں، کہیں یہ ناجائز حمل گرائے جاتے ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر یہ کہ کبھی ان تعلقات سے لڑکا لڑکی بھاگ جاتے ہیں، یہ سارا فساد اور فتنہ اسی وجہ سے ہے کہ لوگوں کو دیندار پسند نہیں اور دنیا دار بغیر دنیا کے راضی نہیں اور دنیا کے جمع کرنے میں نکاح مؤخر ہوتا جاتا ہے اور یہ سب فساد ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک فساد وہ بھی ہے جو دنیا کی دولت اور عزت کی خاطر رونما ہوتا ہے کہ بے دین سے نکاح ہوا اور وہ دنیا کا حریص دنیا مانگ رہا ہے، ورنہ جلانے، پھنسانے، مارنے، پیٹنے کے لیے تیار ہے۔ یہ بھی تو فساد و فتنہ ہے۔ غرض یہ کہ دینداری کو مد نظر نہ رکھنے اور دنیا کو پیش نظر رکھنے میں ہر طرح آفت و فساد ہے۔

✽ نکاحوں میں اسراف و فضول خرچی اور ناجائز امور:

اب تیسری بات کو دیکھئے کہ اسلام نے اس نکاح کو بابرکت قرار دیا جس میں کم خرچ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر خرچ زیادہ ہوگا، اسی قدر برکت کم ہوتی جائے گی۔ یہ تو مباح و حلال خرچ کے متعلق ارشاد ہے اور اگر خدا نخواستہ اس میں حرام و ناجائز خرچ بھی داخل ہو جائے تو اس کے بابرکت ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا بلکہ اب یہ نہایت مذموم اور فتنج نکاح ہوگا۔

اور غور فرمائیے کہ آج کل کے نکاحوں کا کیا حال ہے؟ تفصیل سے ایک ایک جز پر کلام کیا جائے تو مستقل دفتر تیار ہو جائے جس کی نہ گنجائش، نہ فرصت، نہ ضرورت۔ اشارہ عقلمندوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

رقعہ جات اور وہ بھی حسین و خوبصورت، نہایت قیمتی، دعوت میں مختلف کھانوں اور مشروبات کی بھرمار، دعوت بھی ایک دفعہ نہیں چار چار پانچ پانچ دفعہ۔ ہلدی، شکرانہ، نکاح، جلوہ ولیمہ۔ پھر اس کے بعد جمعگی وغیرہ۔ نکاح کی دعوت میں پان بیڑا، بادام، اخروٹ، مصری وغیرہ نکاح کے بعد موز، مٹھائی، نکاح خانہ (شادی محل) کی آرائش و زیبائش اور خود شادی محل کا بڑا اور وسیع ہونا اور خوبصورت حسین ہونا اور محل نکاح میں اور اس کے پہلے اور بعد کی متعدد نشستوں میں تصویر کشی اور ویڈیو کا انتظام، عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور بے پردگی وغیرہ وغیرہ۔ کیا ان تمام امور کے ہوتے ہوئے موجودہ دور کے نکاحوں کو سنت اور عبادت کہا سکتا ہے؟ یا یہ کہنے والوں کو گستاخ و توہین کرنے والا قرار دینا چاہئے؟

✽ موجودہ دور کے نکاحوں میں شرکت کا حکم:

یہیں یہ مسئلہ بھی عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ایسے نکاحوں میں اور جن کا ابھی ذکر ہوا شرکت کرنے کا کیا حکم ہے؟

علماء نے تصریح کی ہے کہ ایسے نکاحوں میں، دعوتوں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے جہاں منکر اور ناجائز بات ہوتی ہو۔

حضرت سفینہ مولیٰ ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا، آپ نے اس کے لیے کھانا بنوایا، حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ کاش اللہ کے رسول ﷺ کو بھی ہم بلاتے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھاتے۔ چنانچہ آپ کو دعوت دی گئی آپ تشریف لائے اور آپ نے دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا تو آپ نے ایک پردہ پر نظر کی (جو کہ منقش تھا) اور واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہؓ آپ کے پیچھے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو لوٹا دیا؟ فرمایا مجھے یا کسی نبی کو ایسے گھر جانے کی گنجائش نہیں جو مزین ہو۔ (۱)

دیکھئے اللہ کے رسول اس کے گھر جانا پسند نہیں کرتے جو گھر کو مزین بنا رکھے۔ اب کیا خیال ہے آج کل کے شادی محلوں کا جہاں ہزار قسم کی زیب و زینت کی جاتی ہے؟

بیہتی نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ حضرت ابو مسعود کو ایک شخص نے دعوت دی، آپ نے پوچھا کہ کیا گھر میں تصویر ہے؟ عرض کیا، جی ہاں، فرمایا: میں گھر میں داخل نہ ہوں گا جب تک کہ وہ تصویر توڑ نہ دی جائے۔ (۲)

حضرت امام بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ (۳)

ان دو صحابہ کے عمل سے معلوم ہوا کہ جہاں تصویر ہو وہاں جانے کی اجازت نہیں، بلکہ جانے کے بعد بھی واپس آجانا ضروری ہے۔ کیا آج کل نکاحوں میں ویڈیو اور تصویر نہیں لی جاتی؟ پھر کیا وہاں جانے کی اجازت ہوگی؟

(۱) مشکوٰۃ: ۲۷۸ (۲) فتح الباری: ۲۳۹/۹ (۳) بخاری: ۷۷۸/۲

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو دعوت دی، انہوں نے وہاں دیکھا کہ دیوار پر پردہ لٹکا ہوا ہے، یہ دیکھ کر آپ واپس آگئے اور فرمایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک بار شادی کی دعوت میں گئے، دیکھا کہ گھر پردہ سے ڈھا نپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ کب سے تیرے گھر میں کعبہ آ گیا ہے؟ پھر جو صحابہ آپ کے ساتھ تھے ان سے فرمایا کہ ہر ایک اس حصہ کو پھاڑ دے جو اس کے قریب ہے۔ (۲)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آج کل جو بعض جگہ رواج ہے کہ دیواروں پر پردے لگاتے ہیں، یہ جائز نہیں ہے اور جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے، اگر جائے تو اس کو روکنا چاہئے۔

(۱) بخاری: ۷۸۲/۷۸۲ (۲) فتح الباری: ۲۵۰/۹